مجالس
صدوق
(امالی شیخ صدوقؒ)
تالیف
الشیخ الصدوق بن بابویہؒ
ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی
متوفی سال 381 ہجری
ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

اغا ناصر دیوجالی
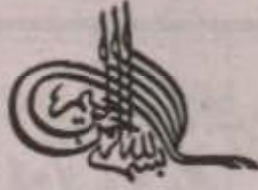
مجالس صدوق

(ترجمہ امالی شیخ صدوقؒ)

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہؒ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال 381 ہجری

ناشر

ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

نام کتاب .... مجالس صدوق
مصنف .... شیخ صدوقؒ
ترجمہ وترتیب .... سید ذیشان حیدر زیدی
کمپوزر .... محمد وقاص جاوید
ناشر .... ادارتعلیم وتربیت، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ الرضا

8 بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔
فون نمبر۔ 042-7245166

فہرست

ارشاد فرمایا کہ یہ اور اس کا باپ اہلِ دوزخ میں سے ہیں پھر دعا فرمائی کہ اے رب العزت آج اسکو پیاس میں مبتلا کردے آپؑ کا یہ کہنا تھا کہ اُس کو شدید پیاس نے آگھیرا وہ اضطراب کی حالت میں گھوڑے سے نیچے گر گیا اور اُسی کے گھوڑے نے اُس کو اپنے سموں تلے روند دیا۔

اِسکے بعد لشکرِ عمر سعد لعین سے محمد بن اشعث کندی لعین سامنے آیا اور کہنے لگا اے حسینؑ بن فاطمہؑ تم رسولؐ کی طرف سے ایسی کونسی حرمت رکھتے ہو جو دوسرے نہیں رکھتے امامؑ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی "بے شک خدا نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو چنا عالمین سے اور بعض بعض کی ذریت ہیں" (آل عمران 33) اور پھر فرمایا کہ خدا کی قسم محمدؐ آلِ ابراہیمؑ سے ہیں اور ہم خاندانِ محمدؐ کی رہبر عترت ہیں۔ اِس کے بعد آپؑ نے دریافت کیا کہ یہ مرد کون ہے بتایا گیا کہ اسکا نام محمد بن اشعث بن قیس کندی ہے امامِ عالی مقامؑ نے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا خدایا اس شخص کو ایک ایسی خواری دے کہ اس کی عزت باقی نہ رہے امامِ عالی مقامؑ کا یہ فرمانا تھا کہ یکا یک محمد بن اشعث کو ایک ایسا عارضہ ہوا کہ وہ قضائے حاجت کے لیے بھاگا گیا اور جب بیٹھا تو خدا نے ایک بچھو کو اُس پر مسلط کر دیا جس کے ڈنگ مارنے سے یہ شخص برہنہ حالت میں اپنی غلاظت میں گر کر مر گیا۔

جب امامؑ کے اصحاب پر پیاس نے غلبہ کیا تو بریر بن حصین ہمدانی (راوی حدیث ابراہیم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ بریر ابو اسحاق کے خالو ہیں) امامِ عالی مقامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا ابنِ رسولؐ اللہ اگر آپؑ مجھے اجازت دیں تو میں اُن سے جا کر بات کروں اور پانی لانے کی کوشش کروں۔ امام نے اجازت دی وہ عمر سعد لعین کے لشکر کے پاس گئے اور فرمایا اے لوگو بے شک خدا نے محمدؐ کو چنا جو کہ بشیر و نذیر اور خدا کی اجازت سے لوگوں کو اپنی طرف بلانے والے ہیں وہ روشن چراغ تھے راہِ ہدایت تھے یہ فرات کا پانی جس کو جانور تک پی رہے ہیں تم نے اولادِ رسولؐ پر بند کر دیا ہے جواب میں عمر سعد لعین کے لشکریوں نے کہا اے بریر تم نے بات کو کافی طول دے دیا ہے تم اتنی ہی بات کو کافی جانو کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حسینؑ اسی طرح پیاسا قتل ہو جائے۔ جس طرح ایک شخص (عثمان) پہلے بھی قتل ہو چکا ہے۔ امام حسینؑ نے فرمایا بریر بیٹھ جاؤ

پھر امامؑ اپنی جگہ سے اُٹھے اور تلوار کا سہارا لیکر کھڑے ہوئے اور با آواز بلند فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو، جواب ملا ہاں تم رسولؐ کے فرزند ہو امامؑ نے فرمایا جانتے ہو نا کہ میرے جد رسولؐ خدا ہیں، جواب ملا ہاں پھر فرمایا تمہیں خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ میری ماں فاطمہ بنت محمدؐ ہیں جواب ملا ہاں جانتے ہیں پھر فرمایا تمہیں خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ میرے والد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جواب ملا خدا کی قسم جانتے ہیں، پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو کہ میری جدہ خدیجہؑ بنت خویلد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں، جواب ملا ہاں جانتے ہیں، آپؑ نے پھر فرمایا تمہیں قسم ہے کیا تم جانتے ہو کہ سید الشہداء حمزہؑ میرے والدؑ کے چچا ہیں، جواب ملا ہاں ہم جانتے ہیں، آپؑ نے پھر فرمایا کیا یہ بھی جانتے ہو کہ جعفرِ طیارؑ جو بہشت میں ہیں میرے چچا ہیں، جواب ملا خدا کی قسم ہم یہ بھی جانتے ہیں، آپؑ نے فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہو بتاؤ کیا یہ جانتے ہو کہ یہ تلوار رسولؐ خدا کی ہے جو اس وقت میری کمر کے ساتھ آراستہ ہے، جواب ملا ہاں جانتے ہیں، پھر فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کیا یہ عمامہ رسولؐ خدا کا نہیں جو میرے سر پر ہے، جواب ملا ہاں جانتے ہیں انہیں کا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ علیؑ سب سے پہلے ایمان لائے وہ علم و حلم میں سب سے برتر ہیں اور ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں، جواب ملا ہاں جانتے ہیں۔ امام عالی مقامؑ نے فرمایا پھر کس لیے تم میرے خون کو حلال جانتے ہو کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میرے والدؑ روزِ قیامت حوضِ کوثر کے کنارے کھڑے ہوں گے اور لوگوں کے ایک گروہ (گناہ گاروں) کو اونٹوں کی طرح ہانک رہے ہوں گے جیسے انہیں پانی پینے کے وقت ہانکا جاتا ہے۔ اور لوائے حمد اُس روز میرے جدؐ کے ہاتھمیں ہوگا۔ عمر سعد لعین کے لشکریوں کی طرف سے جواب آیا کہ ہم یہ سب جانتے ہیں مگر ہم تم سے کوئی رعایت نہیں کریں گے یہاں تک کہ تم پیاس سے مر جاؤ۔ امامِ عالی مقامؑ کی عمر اُس وقت 57 سال تھی۔ امامؑ نے اُن کو بھلائی کی طرف دعوت دینے کی خاطر فرمایا۔ کہ رب العزت نے اہل یہود پر اُس وقت سخت غصہ فرمایا جب اُنہوں نے کہا کہ عزیزؑ خدا کا بیٹا ہے۔ پھر رب العزت نے اہلِ نصاریٰ پر اُس وقت شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا جب انہوں نے مسیحؑ کو خدا کا بیٹا کہا اور پھر وہ اہلِ مجوس پر اُس وقت غصہ میں آیا اور جب اُنہوں نے آگ کو اپنا خدا مانا۔ اور جان لو کہ خدا